83283 ـ تركہ میں چھوڑے ہوئے گھر کے کرایہ کی تقسیم

سوال

کیا وراثت میں چھوڑے گئے گھر کا کرایہ بھی اسی قاعدہ اور اصول کے تحت تقسیم کیا جائیگا کہ ایك لڑکے کو دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر دیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر میت نے اپنے پیچھے اولاد میں لڑکے اور لڑکیاں چھوڑی ہوں تو ہم میت کے والد اور والدہ یا بیوی سے شروع کرینگے، تو یہ افراد اپنا حصہ لیں گے اور جو کچھ ترکہ سے باقی بچے وہ اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائیگا جس طرح اللہ تعالی نے حکم دیا ہے: کہ ایك لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملےگا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہیں تمہاری اولاد کے بارہ میں حکم کرتا ہے کہ ایك لڑکے کا دو لڑکیوں کے برابر حصہ ہے النساء (11).

اور اسی طرح اگر میت کے سگھے بھائی اور بہنیں یا پھر والد کی طرف سے بہن بھائی وارث بنیں تو انہیں ترکہ میں سے ان کا حق اس اصول کے تحت تقسیم کیا جائیگا کہ ایك لڑکے کو دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ملےگا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ کئی بھائی اور بہنیں ہوں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے النساء (176).

اہل علم کے ہاں یہ متفق اور مجمع علیہ مسئلہ ہے.

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور سورۃ النساء کے آخر میں اللہ تعالی کا یہ فرمان:

اور اگر وہ بھائی مرد اور عورتیں ہوں تو ایك مرد کا دو عورتوں کے برابر حصہ ہے .

دور قدیم اور دور جدید کے مسلمان علماء کرام کا کوئی اختلاف نہیں کہ ماں کی طرف سے بھائی کی وراثت اس طرح نہیں، تو ان کا اجماع اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس آیت میں مذکور بھائیوں سے مراد میت کے ماں اور باپ کی طرف سے بھائی (سگھے) ہیں، یا پھر باپ کی طرف سے " انتہی.

ماخوذ از: التمھید (5 / 200) اور المغنی ابن قدامہ (6 / 162) بھی دیکھیں.

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (16 / 530).

لیکن ماں کی طرف سے بھائی برابری کے حساب سے وارث ہونگے، ان کے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہوگا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ میت کلالہ ہو چاہے مرد ہو یا عورت اس کا بھائی یا بہن ہو تو ہر ایك کو چھٹا حصہ ہے، اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایك تہائی میں سب شریك ہیں النساء (12).

کلالہ اس مرد یا عورت کو کہتے ہیں جس کا نہ تو باپ ہو اور نہ ہی اولاد، تو ماں کی جانب سے بھائی اس شرط پر وارث بنےگا کہ: میت کی نہ تو اصل یعنی باپ اور نہ ہی فرع یعنی بیٹا ہو، اور اس کا حصہ چھٹا حصہ ہے، لیکن اگر ایك سے زائد ہوں چاہے وہ مرد ہو یا عورتیں تو وہ ایك تہائی میں شریك ہونگے اور ایك تہائی ان سب میں برابر برابر تقسیم ہوگا.

دوم:

رہا مسئلہ وراثت میں چھوڑے گئے گھر کے کرایہ کا تو یہ کرایہ اس حساب سے تقسیم کیا جائیگا جتنا اس گھر میں کسی کا حصہ ہے، جب وہ اس گھر کی ملکیت کے اس طرح حقدار ہیں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر ملنا ہے تو پھر کرایہ بھی اسی حساب سے تقسیم کیا جائیگا.

واللہ اعلم .